بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ ہے یہ اور سرمد کا
عکس ہے یہ رخِ محمد ص کا

ان اللہ قد صرح لکم وقت مسیحکم و اتم مرادکم

البدر

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

دوائی شفا بینی غرض دارالامان بینی

چہ گویم پاکو گرامی بہادر قادیان بینی

ضوابط
(۱) قیمت ہر حال مین پیشگی لیجاتی ہے +
(۲) جواب طلب امر کے لیے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے [illegible] نہین دیا جائیگا +
[illegible] خط و کتابت مین نمبر خریداری کا حوالہ ہو ورنہ جواب مین دیری ہوگی +

شرح قیمت
ہندوستان مین [illegible] سالانہ [illegible] ممالک [illegible] کا پرچہ [illegible] مقام [illegible] اخبار نہ جاتا ہو مفت [illegible] ہوتا ہے +

۳۲۹ بخدمت کرم داد صاحب احمدی [illegible]

نمبر ۲ | ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخکو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریدارون کو اطلاع - اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار زیادہ تر تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بروقت اشاعت اور اڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لیے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لیے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت مین جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور سٹاف نامکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہو اگر کسی وقت اشاعت مین چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوۃ اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ مین جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہون بلکہ اس کی اشاعت مین سر توڑ کوشش کرین اور مطلوبہ تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک [illegible] پوری کوشش کیجاتی ہے لیکن امور متعلقہ قضا و قدر سے ہر ایک لاچار ہے - مینجر

حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و مقتدا — اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم — آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام — مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن — ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست — آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود — ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست — از ملائک وز خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد — آن ہمہ از حضرت احدیت ست — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خداست — معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین — بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمین حضرۃ مسیح موعود ع بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے +

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار

آج مین احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین - پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لیے دعا کیا کرتے ہین +

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرتے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہوجاوے شرک سے مجتنب رہےگا +

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہےگا اور نفسانی جوشون کے وقت اُن کا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے +

سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول ص کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خداتعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا +

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے +

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین خداتعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرےگا اور بہر حالت راضی بالقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مونہہ نہین پھیرےگا بلکہ آگے قدم بڑھائےگا +

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائےگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا +

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا +

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزۃ اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا +

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا +

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہےگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو +

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان ع نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا - نومبر و دسمبر ۱۹۰۲ تک ابھی چودہ سال ہوئے ہین - جبکہ البدر اپنی پوری معنون کیساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار ہین جو کہ آپکی فتح و نصرۃ کا زمانہ ہے - قادیان سے طلوع ہوا -

ملفوظات حضرت مسیح آخر الزمان و مہدی دوران علیہ الصلوٰۃ والسلام

۲۱ دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء

بعد نماز عید الفطر ظہر کے وقت جب حضرۃ اقدس مسجد میں تشریف لائے۔ تو بعض احباب نے ذکر کیا کہ گورداسپور میں چند ایک شخص ایسے ہیں جن کو بڑا اشتیاق حضور کی زبان مبارک سے دعوے کے دلائل سننے کا ہے اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی تقریب نکل آئی تو انشاء اللہ وہاں ایک مجمع کر کے بیان کر دیے جاویں گے اصل ذریعہ تبلیغ کا تقریر ہی ہیں۔ اور انبیاء اس کے وارث ہیں اب انگریزوں نے اسی کی تقلید کی ہے۔ بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں ان کا طریق تعلیم یہی ہے کہ تقریروں کے ذریعے سے تعلیم دی جاتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض وقت اس قدر لمبی تقریر فرماتے تھے کہ صبح سے لیکر عشا تک ختم نہ ہوتی تھی درمیان میں نمازیں آجاتیں تو آپ ان کو ادا کر کے پھر تقریر شروع کر دیتے تھے۔

اپنے مخالفین اور طبقہ امراء و روساء کے متعلق فرمایا

طبقہ روساء محروم رہا کرتا ہے اور غریب لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں

کہ میرا خیال ہے کہ اکثر ان میں سے بدنصیب ہی مریں گے آنحضرت صلعم کے وقت میں کس قدر بادشاہ تھے جو اس وقت آپ کے معاصرین سے تھے لیکن ان کو قبولیت کی توفیق عطا نہیں ہوئی۔ پھر خدا تعالےٰ نے ان کے بعد غریبوں کو بادشاہ کیا جو آنحضرت صلعم کے ساتھ تھے۔ ہمارے متبعین پر بھی ایک زمانہ ایسا آویگا کہ عروج ہی عروج ہوگا لیکن یہ ہمیں خبر نہیں کہ ہمارے دور میں ہو یا ہمارے بعد ہو۔ خدا تعالےٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے سو یہ بات ابھی پوری ہونیوالی ہے یہ لوگ اگر اس وقت سمجھ بھی لیویں تو بھی جو ان کی خود تراشیدہ مصلحتیں ہیں وہ قبولیت کی اجازت نہیں دیتیں یہ خدا کی سنت ہے کہ اول گروہ غربا کو اپنے لیے منتخب کیا کرتا ہے اور پھر انہیں کو کامیابی اور عروج حاصل ہوا کرتا ہے کوئی نبی نہیں گذرا کہ وہ ظاہری حیثیت سے بھی دنیا میں ناکامیاب رہا ہو۔ ہمیں اس امر سے ہرگز تعجب نہیں کہ ہمارے متبعین امیر نہ ہوں گے امیر تو یہ ضرور ہوں گے۔ لیکن افسوس اس بات سے آتا ہے کہ اگر یہ دولت مند ہو گئے تو پھر انہی لوگوں کے ہمرنگ ہو کر دین سے غافل نہ ہو جاویں اور دنیا کو مقدم کر لیں۔

غریبی اور تقوی کا جوڑ ہے

جب تک کمزوری اور غریبی ہوتی ہے۔ تب تک تقوے بھی انسان کے اندر رہتا ہے صحابہ کی بھی اول یہی حالت تھی۔ پھر جب کروڑہا مسلمان ہو گئے اور دول وغیرہ ان میں آگیا تو خبیث بھی آکر شامل ہو گئے۔ ہم بھی خدا کا شکر کرتے ہیں کہ ہماری جماعت کی تعداد غربا میں ترقی کر رہی ہے۔

شام

مامور من اللہ کی سادگی اور بے تکلفی

شام کے وقت بعد ادائگی نماز مغرب حضرۃ اقدس نے جلسہ فرمایا تھوڑی دیر کے بعد جناب نواب محمد علیخان صاحب کے صاحبزادہ زرین لباس سے ملبس حضور کی خدمت میں نیازمندانہ طریق پر حاضر ہوئے، آپنے ان کو اپنے پاس جگہ دی۔ ان کو اس ہیئت میں دیکھکر خدا کے برگزیدہ نے بڑی سادگی سے جناب نواب صاحب سے دریافت کیا کہ ان کی کیا رسم ادا ہوئی ہے نواب صاحبنے جوابدیا کہ آمین ہے۔ اس اثنا میں ایک سروپا کا تھال آیا اور وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روبرو دھر اگیا۔ چند لمحہ کے بعد پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ اب آگے کیا ہونا ہے عرض کی گئی کہ اسے دست مبارک لگا دیا جاوے اور دعا فرمائی جاوے۔ چنانچہ حضور نے ایسا ہی کیا اور پھر فوراً تشریف لیگئے۔

۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء

فرمایا کہ عبد اللطیف صاحب ایک اسوہ چھوڑ گئے ہیں جس کی اتباع جماعت کو چاہیئے۔

صحبت کی ضرورت

ایک انگریز کا ذکر تھا جو کہ اپنی عقیدت حضرۃ اقدس کے ساتھ اظہار کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میرا ارادہ ہے کہ کشمیر میں ایک بڑا ہوٹل بناؤں اور وہاں ہر ملک و دیار کے لوگ کشمیر و سیاحت کے لئے آتے ہیں ان کو تبلیغ کروں حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہمیں اس سے دنیا داری کی بو آتی ہے اگر اسے سچا اخلاص خدا کے ساتھ ہے اور اس کی غرض تحصیل دین ہے تو اول یہاں آکر رہے۔

سنت اللہ کے آگے عقل کی بھی کچھ پیش نہیں چلتی عقل تو یہی چاہتی تھی کہ فی الفور ان باتوں کو مان لیا جاوے جو ہم نے پیش کی ہیں مگر سنت اللہ نہ چاہتی تھی کسی فرقہ میں شامل ہونے کے لئے سچا جوش اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب کہ اول کامل وجوہات دل میں جانشین ہوں اس کے بعد پھر وہ شخص ہر ایک بات کو قبول کر لیتا ہے صحابہ کرام آنحضرت صلعم کی صحبت میں رہے اور بڑے بڑے نقصان برداشت کئے ان کو اس بات کا علم تھا کہ صحبت سے جو بات حاصل ہوتی ہے وہ اور طرح ہرگز حاصل نہ ہوگی۔

حسن ظن بھی اگرچہ عمدہ شے ہے مگر افراط تک اسکو پہونچانا غلطی ہے ہمارے حصہ کا جو دیر میں ہوگا ہم خود اسے پہچان لیں گے کہ یہ ہے۔

عجائبات قدرت دکھلانے کے لئے ضروری ہے کہ مخالفت بھی ہو۔ اور روکنے والے بھی ہوں کیونکہ بغیر اس کے خدا کی قدرت کے ہاتھ کا پتہ کیسے لگ سکتا ہے

۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء

ایک معجزہ

یہ ایک معجزہ ہے اور بڑی خوبی کا معجزہ ہے بشرطیکہ انصاف سے اس پر نظر کی جاوے کہ آج سے ۲۳ یا ۲۴ برس پیشتر کی کتاب براہین احمدیہ تصنیف شدہ ہے اور اس کی جلدیں اسی وقت کی ہر ایک مذہب اور ملت کے پاس موجود ہیں۔ یورپ بھی بھیجی گئی امریکہ میں بھی بھیجی گئی۔ لنڈن میں اس کی کاپی موجود ہے اس میں بڑی وضاحت سے یہ لکھا ہوا موجود ہے کہ ایک زمانہ آنیوالا کہ لوگ فوج در فوج تمہارے ساتھ ہوں حالانکہ خود یہ کلمات لکھے اور شائع کئے گئے تھے اس وقت فرد واحد بھی میرے ساتھ نہ تھا اس وقت خدا نے ایک دعا سکھلائی جو کہ بطور گواہ اس میں لکھی

ہوئی ہے رب لا تذرنی فرداً و انت خیر الوارثین خدا تعالیٰ کا اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود تھا کہ تو اکیلا ہو اور پھر تاکید کی کہ تو مخلوق کی ملاقات سے تھکنا مت اور چہیں بجبیں نہ ہونا تو اب غور کرنے کی جا ہے کہ کیا یہ کسی انسان کا اقرار ہو سکتا ہے اور پھر ایک زبان میں نہیں بلکہ چار زبانوں میں یہ الہام فوج در فوج لوگوں کے ساتھ ہونے کا ہے انگریزی۔ اردو۔ فارسی۔ عربی میں۔ بڑے بڑے گواہ اگرچہ ہمارے مخالف ہیں موجود ہیں محمد حسین بھی زندہ ہے یہاں کے لوگ بھی جانتے ہیں کیا وہ بتلا سکتے ہیں کہ اس وقت کون کون ہمارے ساتھ تھا۔ بلکہ وہ ایک گم زمانہ تھا کوئی مجھے نہ جانتا تھا۔ اب دیکھو کہ وہ بات کیسی پوری ہوئی ہے حالانکہ ہر فرقہ اور ملت کے لوگوں نے ناخنوں تک مخالفت میں زور لگایا اور ہماری ترقی اور کامیابی کو روکنا چاہا لیکن ان کی کوئی پیش نہ گئی اور اس مخالفت کا ذکر بھی اسی کتاب براہین میں موجود ہے اب بتلا دیں کہ کیا یہ معجزہ ہے کہ نہیں ہم ان سے نظیر طلب کرتے ہیں کہ آدم سے لیکر اس وقت تک وہ کسی ایسے مفتری کی خبر دیویں کہ اس نے افترا علی اللہ کیا ہو اور اس پر مصر رہ کر ۲۴ یا ۲۵ سال کا زمانہ پایا ہو یہ ایک بڑا نشان اور معجزہ ہے اسے عقلمندوں اور اہل الرائے کو دکھلاؤ اور ان کے سامنے پیش کرو کہ وہ اس کی نظیر پیش کریں کہ اس طرح کی پیشگوئی ہو اور باوجود اس قدر مخالفت کے پھر پوری ہو جاوے ایک طالب حق کے لئے معجزہ کافی ہے۔

۲۵ دسمبر ۱۹۰۳ء

اکرام مہمانان

شام کے وقت بہت سے احباب بیرونجات سے آئے ہوئے تھے آپنے میاں نجم الدین صاحب مہتمم لنگر خانہ کو بلوا کر تاکید فرمایا کہ دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جانکر تواضع کرو۔ سردی کا موسم ہے۔ چار پلاؤ اور تکلیف کسیکو نہ ہو تم پر میرا حسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی کو گھر کی یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کردو

دینی اور دنیاوی علوم کا فرق

جب تک خدا کی طرف سے روشنی نہ ہو تب تک انسان کو یقین نہیں ملتا اس کی باتوں میں تناقض ہوگا دینی اور دنیاوی علوم میں یہ فرق ہے کہ دنیاوی علوم کی تحصیل اور ان کی باریکیوں پر واقف ہونے کے لئے تقوے طہارت کی ضرورت نہیں ہے ایک پلید سے پلید انسان خواہ کیسا ہی فاسق و فاجر ہو۔ ظالم ہو۔ وہ ان کو حاصل کر سکتا ہے چوڑھے چمار بھی ڈگریاں پا لیتے ہیں۔ لیکن دینی علوم اس قسم کے نہیں ہیں کہ ہر ایک ان کو حاصل کر سکے ان کی تحصیل کے لئے تقوے اور طہارت کی ضرورت ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لا یمسه الا المطهرون پس جس شخص کو دینی علوم حاصل کرنے کی خواہش ہے اُسے لازم ہے کہ تقوے میں ترقی کرے جس قدر وہ ترقی کریگا اسی قدر لطیف دقائق اور حقائق اس پر کھلیں گے۔

تقوے کا مرحلہ بڑا مشکل ہے اسے وہی طے کر سکتا ہے جو بالکل خدا کی مرضی پر چلے جو وہ چاہے وہ کرے اپنی مرضی نکرے۔ بناوٹ سے کوئی حاصل کرنا چاہے تو ہرگز نہ ہوگا۔ اس لئے خدا کے فضل کی ضرورت ہے اور وہ اسی طرح سے ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تو دعا کرے اور ایک طرف کوشش کرتا رہے خدا تعالیٰ نے دعا اور کوشش دونوں کی تاکید فرمائی ہے ادعونی استجب لکم میں تو دعا کی تاکید فرمائی ہے اور جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا میں کوشش کی۔ جب تک تقوے نہ ہوگی اولیاء الرحمن میں ہرگز داخل نہ ہوگا اور جب تک یہ نہ ہوگا حقائق اور معارف ہرگز نہ کھلیں گے۔

قرآن شریف کی عروس اسی وقت پردہ اُٹھاتی ہے جب اندرونی غبار دور ہو جاتا ہے۔

دینی امور کی طرف توجہ کی ضرورت

مگر افسوس ہے کہ جس قدر محنت اور دعا دنیوی امور کے لئے ہوتی ہے خدا کے لئے اس قدر بالکل نہیں ہوتی اگر ہوتی ہے تو عام رسمی رواجی الفاظ میں کہ صرف زبان پر ہی وہ مضمون ہوتا ہے نہ کہ دل میں اپنے اپنے نفس کے لئے تو بڑے سوز اور گدازش سے دعائیں کرتے ہیں کہ قرض سے خلاصی ہو یا فلاں مقدمہ میں فتح ہو۔ یا مرض سے نجات ملے مگر دین کے لئے ہرگز وہ سوز و گدازش نہیں ہوتی۔ دعا صرف لفظوں کا نام نہیں کہ موٹے اور عمدہ عمدہ لفظ بول دیئے۔ بلکہ یہ اصل میں ایک موت ہے ادعونی استجب لکم کے یہی معنے ہیں کہ انسان سوز و گدازش میں اپنی حالت موت تک پہونچا دے مگر جاہل لوگ دعا کی حقیقت سے ناواقف اکثر دھوکا کھاتے ہیں جب کوئی خوش قسمت انسان ہو تو وہ سمجھتا ہے کہ دنیا اور اس کے افکار کیا شے ہے اصل بات تو دین ہے اگر وہ ٹھیک ہوا تو سب ٹھیک ہے۔ شب تنور گذشت و شب سمور گذشت یہ خواہ تنگی سے گذرے خواہ فراخی سے اور وہ آخرت کا فکر کرتا ہے۔

آنحضرت صلعم کے دین کو انسان کب سمجھ سکتا ہے۔

کوئی پاک نہیں بن سکتا جب تک خدا نہ بنادے۔ جب خدا کے دروازہ پر تذلل اور عجز سے اس کی روح گرے گی تو خدا اس کی دعا قبول کریگا اور وہ متقی بنے گا اور اس وقت وہ اس قابل ہوگا کہ آنحضرت صلعم کے دین کو سمجھ سکے اس کے بغیر جو کچھ وہ دین دین کر کے پکارتا ہے اور عبادت وغیرہ کرتا ہے وہ ایک رسمی بات اور خیالات ہیں کہ آبا کی تقلید سے سنی سنا کر بجا لاتا ہے کوئی حقیقت اور روحانیت اس کے اندر نہیں ہوتی۔

لیلۃ القدر کے معنے اور اس میں عمل کی قدر

اس سے پیشتر بھی میں نے لکھا ہے کہ ہم لیلۃ القدر کے دونوں معنوں کو مانتے ہیں ایک وہ جو عرف عام میں ہے کہ بعض راتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خدا تعالیٰ ان میں دعائیں قبول کرتا ہے اور ایک اس سے مراد تاریکی کے زمانہ کی ہے جس میں عام ظلمت پھیل جاتی ہے حقیقی دین کا نام و نشان نہیں رہتا ہے اس میں جو شخص خدا کے سچے متلاشی ہوتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں وہ بڑے قابل قدر ہوتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک بادشاہ ہو اور اس کا ایک بڑا لشکر ہو۔ دشمن کے مقابلے کے وقت سب لشکر بھاگ جاوے اور صرف ایک یا دو آدمی وفادار اس کے ساتھ رہ جاویں اور انہی کے ذریعہ سے اسے فتح حاصل ہو تو اب دیکھلو کہ ان ایک یا دو کی بادشاہ کی نظر میں کیا قدر ہوگی پس اس وقت جب کہ ہر طرف دہریت پھیلی ہوئی ہے کوئی تو قول سے اور کوئی عمل سے خدا کا انکار کر رہا ہے ایسے وقت میں جو... خدا کا حقیقی پرستار ہوگا وہ بڑا قابل قدر ہوگا۔

آنحضرت صلعم کا زمانہ بھی لیلۃ القدر کا زمانہ تھا اس وقت کی تاریکی اور ظلمت کی بھی کوئی انتہا نہ تھی۔ ایک طرف یہود گمراہ ایک طرف عیسائی گمراہ۔ ادہر ہندوستان میں دیوتا پرستی۔ آتش پرستی۔ وغیرہ گویا سب دنیا میں بگاڑ پھیلا ہوا تھا اس وقت بھی جب کہ ظلمت انتہا تک پہونچگئی تھی تو اس نے تقاضا کیا تھا کہ ایک نور آسمان سے نازل ہو سو وہ نور جو نازل ہوا۔ آنحضرت صلعم کی ذات بابرکات تھی۔ قاعدہ کی

بات ہے کہ جب ظلمت اپنے کمال کو پہونچتی ہے تو وہ نور کو اپنی طرف کھینچتی ہے جیسے کہ جب چاند کی ۲۹ تاریخ ہو جاتی ہے اور رات بالکل اندھیری ہوتی ہے تو تیسرے چاند کے نکلنے کا وقت ہوتا ہے تو اس زمانہ کو بھی خدا نے لیلۃ القدر کے نام سے موسوم کیا ہے جیسے کہ فرماتا ہے۔

انا انزلناہ فی لیلۃ القدر

اسیطرح جب نور اپنے کمال کو پہونچتا ہے تو پھر وہ گھٹنا شروع ہوتا ہے جیسے کہ چاند کو دیکھتے ہو اور اسیطرح سے یہ قیامت تک رہیگا کہ ایک وقت نور کا غلبہ ہوگا اور ایک وقت ظلمت کا۔

خداشناسی کی ضرورت

یہ دنیا چند روزہ ہے اور ایسا مقام ہے کہ آخر فنا ہے اندر ہی اندر اس فنا کا سامان لگا ہوا ہے وہ اپنا کام کر رہا ہے مگر خبر نہیں ہوتی اس لئے خداشناسی کی طرف قدم جلد اٹھانا چاہیے خدا کا مزا اسے آتا ہے جو اسے شناخت کرے اور جو اس کی طرف صدق و فا سے قدم نہیں اٹھاتا اس کی دعا کھلے طور پر قبول نہیں ہوتی اور کوئی نہ کوئی حصہ تاریکی کا اسے لگا ہی رہتا ہے اگر خدا کی طرف ذرا سی حرکت کروگے تو وہ اس سے زیادہ تمہاری طرف حرکت کریگا لیکن اول تمہاری طرف سے حرکت کا ہونا ضروری ہے۔ یہ خام خیالی ہے کہ بلا حرکت کئے کے اس سے کسی قسم کی توقع رکھی جاوے یہ سنت اللہ اسی سے جاری ہے کہ ابتدا میں انسان سے ایک فعل صادر ہوتا ہے پھر اس پر خداتعالیٰ کا ایک فعل نتیجۃً ظاہر ہوتا ہے۔ اگر ایک شخص اپنے مکان کے کل دروازے بند کردیگا تو یہ بند کرنا اس کا فعل ہوگا۔ خدا کا فعل اس پر یہ ظاہر ہوگا کہ اس مکان میں اندھیرا ہوجاوے گا۔ لیکن انسان کو اس کوچہ میں پڑ کر صبر سے کام لینا چاہیے۔

بعض لوگ شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے سب نیکیاں کیں نماز بھی پڑھی۔ روزہ بھی رکھے۔ صدقہ خیرات بھی دیا۔ مجاہدہ بھی کیا۔ مگر ہمیں وصول کچھ نہیں ہوا تو ایسے لوگ شقی ازلی ہوتے ہیں کہ وہ خدا کی صفت ربوبیت پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ انہوں نے سب اعمال خدا کے لئے کئے ہوتے ہیں۔ اگر خدا کے لئے کوئی فعل کیا جاوے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ضائع ہو اور خداتعالیٰ اس کا اجر اسی زندگی میں نہ دیوے۔ اسی وجہ سے اکثر لوگ شکوک و شبہات میں رہتے ہیں۔ اور ان کو خدا کی ہستی کا کوئی پتہ نہیں لگتا کہ ہے بھی کہ نہیں۔ ایک بار رچہ سلا ہوا ہو تو انسان جان لیتا ہے کہ اس کے سینے والا ضرور کوئی ہے۔ ایک گھڑی ہے وقت دیتی ہے اگر جنگل میں بھی انسان کو مل جاوے تو وہ خیال کریگا کہ اس کا بنانے والا ضرور ہے پس اسی طرح خدا افعال کو دیکھو کہ اس نے کس کس قسم کی گھڑیاں بنا رکھی ہیں اور کیسے کیسے عجائبات قدرت ہیں ایک طرف تو اس کی ہستی کے عقلی دلائل ہیں ایک طرف نشانات ہیں وہ انسان کو منوا دیتے ہیں کہ ایک عظیم الشان قدرتوں والا خدا موجود ہے۔ وہ پہلے اپنے برگزیدہ پر اپنا ارادہ ظاہر فرما کر .... کرتا ہے اور یہی بھاری شئے ہے جو انبیاء لاتے ہیں اور جسکا نام پیشگوئی ہے۔ ایک انسان کاغذ کا کبوتر بنا کر دکھلا دے تو اس کی نظیر دوسرے ایسے کام اور بھی کرکے دکھا دیتے ہیں اور اسے اعجاز میں شمار نہیں کیا جاتا مگر پیش گوئی کا میدان وسیع ہے اس کی نظیر پیدا کرنا انسان کا کام نہیں ہزار ہزار برس پیشتر اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو اپنے ارادہ سے اطلاع دیتا ہے اور پھر وہ بات اپنے وقت پر پوری ہو کر رہتی ہے مثلاً براہین کی ہی پیشگوئیوں کو دیکھو کہ جس قدر مخالفت ہو رہی ہے۔ مقدمات ہوئے۔ گورنمنٹ تک .... نوبت پہونچی۔ یہ سب اول اس میں درج ہیں۔ اور پھر کامیابی۔ فتح اور نصرت کی بھی خبر اول سے ہی دیدی۔ کوئی سوچکر بتلاوے کہ اس میں کیا فریب اور شعبدہ ہے۔ ۲۳-۲۴ سال پیشتر کی چھپی ہوئی یہ کتاب ہے کوئی بتلا سکتا ہے کہ ہماری پاس اس وقت کون کوئی پہونچتا تھا۔ اگر اہل الرائے کے نزدیک یہ ایک انسانی فعل ہے اور خدا کا نہیں ہے تو وہ اس کی نظیر پیش کریں لیکن وہ ایسا نہیں کرسکتے جبکہ یہ حال ہے تو پھر اسے کیوں خدا کا کلام نہ کہا جاوے۔

جس لوگ ہماری صحبت میں رہنے والے ہیں ان میں کوئی اٹھ کر بتلا دے کہ کیا کوئی ایسا فرد بشر بھی ہے کہ اس نے کوئی نشان نہ دیکھا ہو۔

ہمارے پر سلطنت ایسے لوگوں کی ہے جو سچے اور کامل خدا سے بالکل بے خبر ہیں۔ دنیاوی امور میں اس قدر مصروفیت ہے کہ دین سے بالکل غافل رہے اور وہی فلسفہ کا زور اس لئے دہریت ان میں آگئی اب ہمارا بڑا کام یہ ہے کہ نئے سرے سے بنیاد ڈالیں اور ان کو دکھلا دیویں کہ خدا ہے۔

ہر ایک ہمارے پاس کسی نہ کسی ضرورت کے لئے آتا ہے مگر اصل میں بڑی ضرورت خداشناسی کی ہے اسی کے نہونے سے گناہ ہوتا ہے کتا ایک ذلیل سے ذلیل جانور ہے مگر اس سے خوف زدہ ہو کر وہ راہ چھوڑ دیتا ہے اسی طرح جس راہ میں اسے علم ہو کہ سانپ یا بھیڑیا ہے تو اسے چھوڑ دیتا ہے جب وہ ادنی ترین جانوروں سے ڈرتا ہے تو کیا خدا کا وجود کا اسے اتنا بھی خوف نہیں ہے کہ اس سے دور رہ کر گناہ سے باز رہے۔ زہر اس کے سامنے ہو تو اسے نہیں کھاویگا لیکن گناہ کو دیدہ دانستہ کرلیگا۔ اصل بات یہ ہے کہ خداتعالیٰ کے وجود پر یقین نہیں ہے حالانکہ مشاہدہ کرتا ہے کہ اس نے ایک جہنم یہاں بھی طیار کر رکھا ہے کہ جب کوئی بدکاری کرتا ہے تو اس کی سزا بھی ساتھ ہی پاتا ہے جس کسی جہنمی زندگی ہے وہ خوب محسوس کرلیگا۔ سچی بات یہ ہے کہ جرائم پیشہ کو وہ کبھی نہیں چھوڑتا۔ جو شخص دلیری اور چالاکی سے گناہ کرتا ہے اس کا انجام بد ہوتا ہے۔ یہ تو جسمانی طور پر گناہ کی سزا ہے۔ لیکن روحانی طور پر بھی جو شخص خدا کو نہیں پہچانتا وہ جہنم ہی ہے بھلا یہ بھی کوئی زندگی ہے کہ حیوانوں کی طرح کھا پی لیا اور عورتوں کے پاس ہو آیا۔ اگر اسی کا نام زندگی ہے تو بتلاؤ کہ حیوانوں میں اور اس میں کیا فرق ہے اور حیوانوں سے زائد قوائے عقل و فکر وغیرہ کے خدا نے اسے کیوں دئے جو لوگ ان خدا سے کام نہیں لیتے ان کو خداتعالیٰ اضل از انعام قرار دیتا ہے یہ اس لئے کہ اس نے قوائے کو معطل کردیا۔ بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ انسان کو حقیقی طور پر معلوم ہوجاوے کہ

خدا ہے

جس قدر جرائم۔ معاصی۔ اور غفلت وغیرہ ہوتی ہے ان سب کی جڑ خداشناسی میں نقص ہے اسی نقص کی وجہ سے گناہ میں دلیری ہوتی ہے۔ بدی کی طرف رجوع ہوتا ہے اور آخرکار بدچلنی کی وجہ سے آتشک کی نوبت آتی ہے پھر اس سے جذام ہوتا ہے جس سے نوبت موت تک پہونچتی ہے حالانکہ اگر بدکار آدمی بدکاری میں لذت حاصل نکرے تو خدا اسے لذت اور طریق سے دیدیگا یا اس کے جائز وسائل بہم پہونچا دیگا۔ مثلاً اگر چور چوری کرنا ترک کردے تو خدا اسے مقدار رزق ایسے طریق سے دیگا کہ حلال ہو۔ اور حرامکار حرامکاری نکرے تو خدا نے اس پر حلال عورتوں کا دروازہ بند نہیں کردیا اسی لئے بدنظری اور بدکاری سے بچنے کے لئے ہم نے اپنی جماعت کو کثرۃ ازدواجی کی بھی نصیحت کی ہے کہ تقوےٰ کے لحاظ سے اگر وہ ایک سے زیادہ بیویاں کرنا چاہیں تو کرلیں مگر خدا کی معصیت کے مرتکب نہوں پھر کے جو شخص ایمان کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا ہے

۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب

کی نسبت حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ وہ ایک اسوۂ حسنہ چھوڑ گئے ہیں اور اگر غور سے دیکھا جاوے تو ان کا واقعہ حضرۃ امام حسین علیہ السلام کے واقعہ سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے کیونکہ وہ تو مقید نہ تھے نہ ان کو زنجیریں ڈالی گئیں تھیں صرف ایک قسم کا جنگ تھا امام حسین کے ساتھ بھی کچھ فوج تھی اگر ان کے آدمی مارے گئے تو آخر ان کے آدمیوں نے تو یزید کے آدمیوں کو مارا اور نہ جان کے بچانے کا کوئی موقعہ ان کو ملا۔ مگر یہاں عبداللطیف صاحب مقید تھے زنجیریں ان کے ہاتھ پاؤں میں پڑی ہوئی تھیں مقابلہ کرنے کی ان کو قوت نہ تھی اور بار بار جان کے بچانے کا موقعہ دیا جاتا تھا یہ اس قسم کی شہادت واقع ہوئی ہے کہ اس کی نظیر ۱۳ سو سال میں ملنی محال ہے۔ عام معمولی زندگی کا چھوڑنا محال ہوا کرتا ہے حالانکہ ان کی زندگی ایک تنعم کی زندگی تھی۔ مال۔ دولت۔ جاہ و ثروت سب کچھ موجود تھا اور اگر وہ امیر کا کہنا مان لیتے تو ان کی عزۃ اور بڑھ جاتی مگر انہوں نے ان سب پر لات مار کر اور دیدہ دانستہ بال بچوں کو چھوڑ کر موت کو قبول کیا انہوں نے بڑا۔

تعجب انگیز نمونہ

دکھلایا ہے اور اس قسم کے ایمان کو حاصل کرنیکی کوشش ہر ایک کو کرنی چاہیے جماعت کو چاہیے کہ اسی کتاب (تذکرۃ الشہادتین) کو بار بار پڑھیں اور فکر کریں اور دعا کریں کہ ایسا ہی ایمان حاصل ہو مومنوں کے دو گروہ ہوتے ہیں ایک تو جان کو فدا کرنے والے اور دوسرے جو ابھی منتظر ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ ہماری جماعت کے بہت سے لوگوں میں سے وہ ۱۲۵۔ اچھے ہیں جو کہ قید میں ہیں ابھی بہت سا حصہ ایسا ہے۔ جو کہ صرف دنیا کو چاہتا ہے حالانکہ جانتے ہیں کہ مرجانا ہے اور موت کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے مگر پھر بھی دنیا کا خیال بہت ہے۔ اس سرزمین (پنجاب) میں بزدلی بہت ہے۔ بہت کم ایسے آدمی ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں۔ اکثر خیال بیوی بچوں کا رہتا ہے۔ دو دو آنہ پر جھوٹی گواہی دیتے ہیں۔ مگر اس کے مقابلہ پر سرزمین کابل میں وفا کا مادہ زیادہ معلوم ہوتا ہے اسی لئے وہ لوگ قرب الٰہی کے زیادہ مستحق ہیں (بشرطیکہ مامور من اللہ کی آواز کو گوش دل سے سنیں) خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں اسی لئے ابراہیم کی تعریف کی ہے جیسا کہ فرمایا ہے ابراھیم الذی وفیٰ کہ اس نے جو عہد کیا اُسے پورا کر کے دکھایا لوگوں کا دستور ہے کہ حالت تنعم میں وہ خدا سے برگشتہ رہتے ہیں اور جب مصیبت اور تکلیف پڑتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں مانگتے ہیں اور ذرا سے ابتلاء سے خدا سے قطع تعلق کر لیتے ہیں خدا کو اس شرط پر ماننے کے لئے طیار ہیں کہ وہ ان کی مرضی کے برخلاف کچھ نہ کرے۔ حالانکہ دوستی کا اصول یہ ہے کہ کبھی اپنی اس نے منوائے اور کبھی اس کی آپ مانے اور یہی طریق خدا نے بھی بتلایا ہے ایک جگہ تو فرماتا ہے ادعونی استجب لکم کہ تم مانگو تو میں دوں گا یعنی تمہاری بات مانوں گا اور دوسری جگہ اپنی منواتا ہے اور فرماتا ہے ولنبلونکم بشیئٍ من الخوف الخ مگر یہاں آج کل لوگ خدا تعالیٰ کو مثل غلام کے اپنی مرضی کے تابع کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ غوث۔ قطب۔ ابدال اور اولیاء وغیرہ جس قدر لوگ ہوئے ہیں ان کو یہ سب مراتب اسی لئے ملے کہ خدا تعالےٰ کی مرضی کو اپنی مرضی پر مقدم رکھتے چلے آئے۔ چونکہ افغانستان کے لوگوں میں یہ مادہ وفا کا زیادہ پایا جاتا ہے اس لئے کیا تعجب ہے کہ وہ لوگ ان لوگوں (اہل پنجاب) سے آگے بڑھ جاویں اور گوئے سبقت لے جاویں اور یہ پیچھے رہ جاویں کیونکہ وہ لوگ اپنے عہد کے اس قدر پابند ہیں کہ جان تک کی پرواہ نہیں کرتے نہ مال کی نہ بیوی کی نہ بچے کی جس کا نمونہ ابھی مولوی عبداللطیف صاحب نے دکھا دیا ہے۔

۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء بروز یکشنبہ

آج ۹ بجے دن کے قریب حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک خاص جلسہ فرمایا اور حضرۃ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی کی بے نظیر تصنیف سر الشہادتین فی بیان ذبح الشاتین خود مولوی صاحب نے پڑھکر سنائی مسجد احباب سے پُر تھی اور بہت لوگ ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے کہ کسی طرح آگے بڑھیں اور سنیں مگر جگہ نہ ملتی تھی۔

فاضل امروہی کی اس بے نظیر تصنیف کی خوبی میں صرف اتنا ہی لکھدینا کافی ہے کہ شروع سے آخر تک یہ سنائی گئی اور کسی ایک حرف پر بھی اصلاح کی نوبت نہیں آئی اثنائے بیان میں حضرۃ مخدومنا حکیم نورالدین صاحب کو اس قدر خوشی ہوئی کہ آپ نے بلند آواز سے فرمایا کہ یہ بالکل نیا نکتہ ہے یہ کتاب دراصل ہر ایک احمدی ممبر کے مطالعہ کے قابل ہے۔

آج عصر سے پیشتر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بے نظیر تقریر مسجد اقصیٰ میں فرمائی جسے اس اخبار میں اس لئے درج نہیں کیا گیا تاکہ اگر ممکن ہو تو وہ پوری تقریر آئندہ نمبر میں دیدی جاوے اور باقی آئندہ سے اس کا سلسلہ نہ توڑا جاوے۔

معزز ناظرین

گذشتہ ایک دو ماہ سے بیشک آپکو اس امر کی شکایت کا موقعہ ہے کہ اخبار وقت پر نہیں پہنچتا اور اکثر احباب نے یہ بھی رقم فرمایا ہے کہ اسی وجہ سے اس کی خریداری کے لئے وہ اکثر احباب کو طیار نہیں کر سکتے۔ شکایت ان کی بیشک بجا ہے مگر تاہم اگر وہ نظر غور سے دیکھیں گے تو سلسلہ اور ترتیب کے لحاظ سے ابھی تک بفضل خدا ان کا کوئی نمبر کارخانہ کے ذمہ باقی نہیں ہے صرف اخبار چند یوم دیر سے ضرور شائع ہوتا ہے جس نقص کو رفع کرنے کے لئے بہت کوشش کی جا رہی ہے۔

ہم لوگ یہاں تاجروں کی طرح کوئی سرمایہ نہ تجارت کر کے لئے نہیں بیٹھے ہیں۔ ایک تو نکالنا نہ نکلنا

مکتوب حضرۃ مولانا مولوی نورالدین صاحب حکیم الامۃ

بنام چودھری الہ داد صاحب کلرک ضلع شاہ پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی منشی الہ داد صاحب کلارک السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عزیز الہ دین کو اب میں خط نہ لکھونگا۔ کیونکہ اس نے اول تو میرے خط کا جواب نہیں دیا دوم اس نے ادنیٰ تعلقات کو ہمارے ملنے پر ترجیح دی سوم اس کو نمونہ مل چکا ہے کہ میں نے باایں ہمہ الہ دین سے زیادہ میرے اخراجات ہیں کس طرح وطن کو ترک کر دیا ہے۔ چہارم اب اس نے سابقین میں داخل ہو کر آپکو پیچھے کر دیا ہے اچھا وہ آخر ہمارے ساتھ ہوگا۔ اور ضرور ہو کر رہیگا۔ الا افسوس کہ گرا اور سخت گرا۔ اگر اس کی کوئی بدی اس کے پیش نہ آتی تو اس ابتلا میں ہی نہ آتا۔ گو انجام اس کا انشاء اللہ تعالےٰ اچھا ہوگا۔

ہر ایک مومن کو ضرور ہے کہ استغفار کرے اور سچ لو یہ کو ساتھ اللہ تعالےٰ سے صلح کر لے اگر خدا تعالےٰ راضی ہو گیا تو پھر خلق کا کیا ڈر باقی رہتا ہے۔ سب قسم کی تکالیف صرف اپنے اعمال کا نتیجہ ہوتی ہیں یہ مسئلہ بہت لوگوں سے مخفی ہو گیا ہے

شہزادہ عبداللطیف صاحب شہید

اور

پیسہ اخبار لاہور

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

پیسہ اخبار کا فرض ہے کہ اب وہ اس امر کا ثبوت دے یا کم از کم اسے تسلیم کرے کہ علمائے کابل کا وہ اسلام ہرگز نہیں جس کی تعلیم قرآن شریف دیتا ہے اور جو خلفائے راشدین اور آئمہ کبار کا مذہب رہا ہے سوائے اس کے اسے کوئی اور چارہ نہیں ہے کہ وہ شہید مرحوم کی نسبت کہہ سکے کہ انہوں نے ایک ہی دفعہ علمائے کابل کو اپنے اسلام سے منحرف ہونیکا موقعہ دیا۔ اگر وہ یہ نہیں کر سکتا تو کم از کم اتنا شائع کر دیوے کہ میں وفات مسیح اور حرمت جہاد کا قائل نہیں ہوں اور امیر کابل کو از روئے شریعت اسلام کے حق پہونچتا ہے کہ وہ برٹش گورمنٹ کے ساتھ جہاد کرے یہ ہم اس لئے کہتے ہیں کہ پیسہ صاحب نے شہید مرحوم کے عقائد کو اپنی رائے سے عقائد فاسدہ قرار دیا ہو اور لکھا ہے کہ امیر نے فہمائش کی کہ اپنے فاسد عقیدہ سے توبہ کرے لیکن وہ فاسد عقیدہ جس سے امیر توبہ کروانا چاہتا تھا اُسے درج اخبار نہیں کیا اور نہ اس کی طرف اشارہ کیا۔ کیونکہ اس سے محبوب العالم صاحب کی قلعی کھلتی تھی اور مسئلہ جہاد کی نسبت جو نفاق اور مداہنہ وہ دلوں میں بٹھائے بیٹھے ہیں اس کا پردہ فاش ہوتا تھا۔ اگر یہ ہمارا لکھنا غلط ہے تو اب ہی مرد میدان بنکر پیسہ اخبار ذرا وہ عقیدہ تو بیان کرے جس کے ترک پر امیر مصر تھا اور کن وجوہات حقہ پر تھا۔

ناظرین خوب جان لیویں کہ وہ صرف مسئلہ حرمت جہاد کا تھا جس کی تعلیم باوجود ایک افغانی الاصل ہونے کے شہید مرحوم حضرت مسیح موعود سے حاصل کر گئے تھے اور ان کے رگ و ریشہ میں حرمت جہاد کا خیال سما گیا تھا اور اسی سے علمائے کابل توبہ کروانا چاہتے تھے۔ اگر شہید مرحوم جا کر کابل میں یہ خوشخبری دیتے کہ وہ خونی مسیح اور مہدی جس کے لوگ منتظر ہیں ظاہر ہو گیا ہے اور میں اس سے مل کر آیا ہوں اور وہ جماعت کے لئے جمیعت اکٹھی کر رہا ہے تو ان کی قدر افزائی ہوتی اور ان کو کہا جاتا کہ تم اپنے پیر و مرشد کو کابل میں ہی لے آؤ مگر چونکہ شہید مرحوم کی تعلیم سے علمائے کابل کا تانا بانا ادھیڑا جاتا تھا اور ان کے تمام خشک اور بے ثمر علوم پر پانی پھرتا تھا۔ اس لئے سوائے فتوائے کفر کے اور کونسا ہتھیار ان ملاؤں کے پاس ہو سکتا تھا کہ چلاتے اگرچہ ایک علماء کے اس طرح کے فتوے کسی شخص کی جان لینے کے لئے کافی ہو سکتے ہیں تو پھر اس صورت میں تو سر سید احمد خان صاحب متوفی اور آپکے پیرو اور نیز خود پیسہ اخبار کا ایڈیٹر ایسے فتوؤں سے باہر نہیں ہے یہ اور بات ہے کہ برٹش گورمنٹ جیسی صلح پسند اور با امن سلطنت کی وجہ سے کوئی کسی پر حملہ آور نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی گزند پہونچا سکتا ہے لیکن فی نفسہ تو پیسہ اخبار نے تسلیم کر لیا ہے کہ اس طرح کے فتوے بجا ہوا کرتے ہیں اور اس حالت میں جب کہ یہ وصفت اہل اسلام ایک فرقہ دوسرے فرقے کی تکفیر کر رہا ہے پیسہ اخبار کے خیال کے موافق تو اگر یہ مولوی ایک دوسرے کو قتل کر کے ہندوستان کو اہل اسلام سے خالی کر دیویں تو کوئی حرج نہ ہوگا۔

پیسہ اخبار نے ان چند الفاظ کے لکھنے سے صرف یہ نہیں کیا کہ پیچیدہ الفاظ میں اپنے عقیدہ جواز جہاد وغیرہ کو ظاہر کر دیا ہے اور بعض اختلافات ہیں جن کی تشریح اسی کے ذہن میں ہوگی اور اس نے درج اخبار نہیں کئے۔ ایک شخص کے قتل کو جائز رکھا ہے بلکہ اس نے اپنے آپ کو اسلام کا نادان دوست بھی ثابت کیا ہے کیونکہ اس نے سلطنت کے مذہب کو مذہب اسلام قرار دیکر یہ دکھلایا ہے کہ از روئے شریعت اسلام کے یہ جائز ہے کہ ایک دوسرے شخص کو زبردستی ترک مذہب پر مجبور کیا جاوے۔ حالانکہ پیسہ اخبار خود منافقانہ طور پر کئی بار اپنا یہ مذہب جتلا چکا ہے کہ مذہب اسلام ہرگز کسی پر جبر کو روا نہیں رکھتا اس قسم کے اسلام کے نادان دوستوں اور مولویوں نے مخالفوں کو اپنے ہاتھ سے اسلام پر اعتراض کرنے کا موقعہ دیا ہے اور از روئے مذہب کے ایسے ہی جاہل اور کندہ ناتراش لوگوں کی عقلوں اور رایوں اور خیالوں کا یہ نتیجہ ہے کہ آج یورپ اور امریکہ کے بچے بچے کے دماغ میں اسلام کی طرف سے یہ بدظنی سمائی ہوئی ہے کہ اسلام بزور شمشیر دنیا میں پھیلا ہے۔ اے انصاف پسند ناظرین ذرا النظر غور سے دیکھو اور مطالعہ کرو۔ اگر آپ مرزا صاحب کے مرید نہیں ہیں تو نہ ہوں۔ لیکن انصاف شرط ہے کہ پیسہ اخبار نے جن الفاظ میں مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادہ پر ریمارک کیا ہے اس سے یہ امر ترشح ہے کہ نہیں کہ وہ اسلام کے چہرہ پر اپنی نادانی سے یہ بدنما داغ لگاتا ہے کہ واقعی میں از روئے شمشیر کے اپنا عقیدہ منوانا اسلامی سلطنتوں کا شیوہ رہا ہے اور کیا یہ شخص مسلمان اور اسلام کا خیر خواہ ہو سکتا ہے۔ بعض بزرگان دین کا یہ خیال بہت درست ہے کہ جو شخص ایک دفعہ عیسائی ہو جاوے پھر اس کے دل میں اسلام کی سچی روحانیت اور پاکیزگی شکل سے اثر کر سکتی ہے۔ اور عیسائی مذہب کا جو ایک بڑا اصول تمام پاکبازوں کو الزام دینے کا ہے اس فاسد عقیدہ کا اثر کچھ نہ کچھ ضرور اس کے دماغ میں رہ جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ محبوب العالم صاحب نے آنحضرت صلعم کے اسم مبارک کے ساتھ لفظ صاحب کا استعمال جائز رکھا ورنہ ایک سچے مومن اور مسلمان کو جو محبت اپنے ہادی اور مرسل خاتم النبیین کے ساتھ ہونی چاہئے وہ ہرگز تقاضا نہیں کر سکتی کہ لفظ صاحب کا استعمال آپ کے اسم مبارک کے ساتھ کیا جاوے۔

پیسہ اخبار نے اپنی اس تحریر سے اپنے عقائد کا بھی کچھ ثبوت نہیں دیا ہے جو کہ ہم نے اوپر ذکر کیا۔ بلکہ اس نے یہ بھی اپنا مذہب قرار دیا ہے کہ جس قدر اکابرین دین اور آئمہ کبار ان خشک مولویوں کے فتووں سے قتل کئے گئے یا ایذا دئے گئے یا جلا وطن کئے گئے وہ تمام ان سزاؤں کے قرار واقعی مستحق تھے۔ کیونکہ علماء کا گروہ ایک طرف متفق رائے ہوتا تھا۔ اور ہر ایک اپنے وقت کا راستباز ایک طرف ہوتا تھا اور اکثر دفعہ علمائے وقت کے ساتھ بادشاہ یا خلیفہ کا بھی اتفاق ہوتا تھا تو اس صورت میں جس قدر ظلم اور ایذا اور قتل اس امت مرحومہ کی آئمہ دین کے لئے ان ملاؤں نے جائز رکھا وہ پیسہ اخبار کے نزدیک بالکل درست تھا کیونکہ واقعات تو ان قسموں ایسے تھے کہ بادشاہ یا خلیفہ مسلمان ہی ہوتا تھا تو سلطنت کے مذہب کے موافق بقول پیسہ اخبار جو سزا علماء وقت کسی راستباز امام کے لئے قرار دیتے تھے گویا وہ عین مصلحت تھی۔ کیا پیسہ اخبار کو شرم آئے گی ہرگز نہیں کیا وہ اپنے کئے پر پچھتائے گا ہرگز نہیں کیا وہ اپنے اس بیہودہ اور خلاف واقعہ قول سے رجوع کریگا ہرگز نہیں۔ کیونکہ تجربہ نے اس امر کا ثبوت دیدیا ہے کہ اس کی جبلت اس قسم کی نہیں۔ اس کا کام تو عقرب کی طرح نیش زنی کرتے رہنا ہے۔ سو وہ اپنی اس جبلی عادت سے معذور ہے۔ اگر اس میں دیانت اور امانت کا ایک ذرہ بھی ہوتا تو بحیثیت ایک ایڈیٹر ہونے کے یہ اس کا فرض تھا کہ اگر بعض امور میں مخالفت کرتا تو بعض میں موافقت بھی کرتا۔ لیکن جیسے ایک عیسائی کی نظر قرآن شریف پر پڑتی ہے تو اسے سوائے مخالفت کے اور اعتراض کے کوئی پہلو حسن ظنی کا

نظر نہین آتا ویسے ہی اس کی بھی حالت ہو کہ حضرت مرزا صاحب کے واقعہ خواہ وہ جہاد کی حرمت کے متعلق ہی ہو یا ارکان اسلام کی عظمت کے قائم کرنے کے لئے ہو مگر اس کی نظر ہمیشہ مخالفت اور اعتراض کے رنگ مین ہی پڑیگی بہرحال پیسہ اخبار کے ایڈیٹر کی اس خطرناک حالت سے ہمین اور ہمارے ناظرین کو عبرت حاصل چاہئے اور ان لوگون کو بہت ہی ترحم کی نظر سے دیکھنا چاہئے جو کہ مسلمانون مین سے عیسائی ہوگئے اور پھر ان کو اسلام کی طرف علی الاعلان رجوع کرنے کا موقعہ نہ ملا۔ کیونکہ ایک شخص محبوب عالم صاحب جنکو یہ موقعہ نصیب ہوا وہ اس قدر زخم خوردہ ہین کہ ابھی تک ان کا دماغ درست نہین ہوتا۔ اور برے بھلے کی تمیز وہ نہین کر سکتے اسلام کے لئے یہ ننگ گوارا کرتے ہین کہ وہ بزور شمشیر پھیلا اور سلاطین اسلام کے لئے یہ امر جائز قرار دیتے ہین کہ کسی کو بزور شمشیر تبدیل مذہب کے لئے مجبور کیا جاوے تو اب اسی سے ان لوگون کے خیالات کا اندازہ کرلیا جاوے جو اس خباثت کے گڑھے مین گر کر پھر اسی مین رہے اور ان کو باہر نکلنے کی توفیق نصیب نہ ہوئی ۔

اب ہم دکھاتے ہین کہ پیسہ اخبار نے خود ہی اپنے اس مضمون مین کیسی منہہ کی کھائی اور اس کا آسمان پر تھوکا اُسی کے منہہ پر آپڑا ہے کس طرح سے وہ دروغ گورا حافظہ نباشد کا مصداق ٹھہرتا ہے اور اپنی قلم سے وہ خود کیسے اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ ایک مامور من اللہ کی مخالفت انسان کو کور و کر بنا دیتی ہے وہ لکھتا ہے ۔

ور کہ یہ دوسری بات ہو کہ گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ غیر مذاہب کے پیروون کو اعتقاد کی آزادی ہے۔ لیکن سلطنت کے مذہب کی عزت اور وقار قائم رکھنے کے لئے گورنمنٹ انگریزی بھی اپنے پیرایہ مین گئی ایسی باتین کرتی ہے جو موجودہ شائستگی اور انصاف سے دور ہین تاہم آگے اس کی نظیر ین بھی ہم نے دی ہین کہ شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی کیوقت رومن کیتھلک مذہب کی نسبت کچھ ایسے کلمات کہے گئے تھے جن سے رومن کیتھلک رعایا کو سخت صدمہ پہونچا اور جب کوئی یورپین عیسائی عہدہ دار اپنا مذہب بدلتا ہے (خصوصیت سے وہ تبدیلی اگر مذہب اسلام مین ہو) تو اُسے فوراً عہدہ سے بلا قصور موقوف کیا جاتا ہے ۔

ان کلمات مین تبدیل مذہب پر کسی کو اس کے عہدہ سے موقوف کر دینے کو اور کسی مذہب کی توہین کو پیسہ اخبار نے موجودہ شائستگی اور انصاف سے دور قرار دیا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ جب صرف عہدہ سے موقوفی یا توہین مذہب بعید از انصاف ہے تو کسی کا سنگسار کرنا یا تلوار سے مار دینا تو ضرور ظلم عظیم ہوا۔

دوسری بات اس سے یہ ظاہر ہے کہ ایسے ہی خلاف تہذیب اور بعید از انصاف کارروائیون سے سلطنت کے مذہب کی عزت اور وقار قائم رہا کرتی ہے۔ کیونکہ ادھر تو پیسہ اخبار ان کو ظلم قرار دیتا ہے اور ادھر سلطنت کے مذہب کے عزت اور وقار کے لئے ان کی ضرورت تسلیم کرتا ہے اب ذرا ناظرین ہی غور کرین کہ اس بے سر و پا تحریر کا... بھی کچھ ٹھکانا ہے ہم منتظر ہین کہ محبوب عالم صاحب اپنی قلم سے ہماری باتون کا کیا کچھ جواب دیتے ہین ۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام الحمدللہ کہ معہ عیال و اطفال بخیر و عافیت ہیں

مولانا عبدالکریم صاحب کی طبیعت گذشتہ ایام مین ایک دو دن علیل رہی باقی اصحاب... کبار بفضل خدا خیریت سے ہین ۔

گذشتہ ہفتہ مین بوجہ تعطیل کرسمس ڈے اکثر احباب کو قادیان آنے کا موقعہ ملا۔ نماز کے وقت مسجد خرد اور اس کی چھت اور ساتھ کے دو دو دن جیسے احمدی احباب سے بھرے ہوئے تھے مگر پھر بھی بشمولیت جماعت سے محروم رہتو اور مسجد اقصیٰ مین جاکر نماز گذارتے ۔ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۲ء کو مسجد اقصیٰ مین حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جامع تقریر فرمائی جو کہ عنقریب البدر کے اوراق مین نکلنے والی ہے

۲۷ دسمبر کو بوقت ۹ بجے دن کے مسجد خورد مین ایک خاص جلسہ ہوا جس مین حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے رسالہ سیر الشہادتین فی ذبح الشاذتین جو خود مولانا صاحب کی تصنیف ہے پڑھ کر حضرۃ اقدس اور تمام حاضرین کو سنایا۔ قرآن کریم مین صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب شہید کے واقعہ شہادت کو آپنے ثابت کیا ہے اور ایک ایک لفظ خدا کی پاک کلام قرآن مجید کا ایسا اس واقعہ پر صادق آیا ہے کہ گویا اس کا ذکر اول ہی سے قرآن مین درج تھا رسالہ کے پڑھے جانے کے وقت حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب بآواز بلند خوشی کے جوش مین فرمایا کہ بالکل نیا نکتہ ہے اور حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی آپ کی تائید کی یہ رسالہ دفتر البدر کے اہتمام سے زیر طبع ہے ۔

آخر دسمبر ۱۹۰۳ء کو بعد از نماز مغرب عالی جناب نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کے صاحبزادون کی آمین ہ تقریب ختم قرآن مسجد خورد مین ہوئی۔ ان کے استاد صاحبزادہ پیر منظور محمد موجد قاعدہ یسرنا القرآن کے لئے جو صرف نواب صاحب کی طرف سے تجویز ہوا تھا وہ حضرت اقدس کے پیش ہوا اور درخواست کی گئی کہ ان کو دست مبارک لگا یا جاوے۔ اسی تقریب آمین کی خوشی مین ۳ دن تک بتدریج دعوت کا سلسلہ عالی جناب نواب صاحب کی طرف سے رہا اور بتدریج احباب ایک ایک وقت کا کھانا تناول فرماتے رہے

وفات - ہمارے احمدی بھائی مولوی عبدالرحیم صاحب ... علاقہ مدراس اور مولوی خدا بخش صاحب شاہ پور بہ قضائے الٰہی فوت ہوگئے انا للہ و انا الیہ راجعون ہر دو کا جنازہ قادیان مین حضرۃ اقدس نے پڑھا۔

ابو سعید صاحب تاجر برنج رنگون کا اخلاص اور محبت سے بھرا خط آیا ہے آپنے بعض امور کے لئے دعا کی درخواست کی ہے اور لکھا ہے کہ میرے دل مین ہر وقت یہ خواہش ہے کہ قادیان پہونچون۔ حضور دعا فرماوین کہ یہ پوری ہو

عالم اخبار

انگلستان مین ایک لیڈی نے امتحان وکالت پاس کیا وہ لارڈ چینسلر کے پاس تحصیل اجازت کے لئے گئی لارڈ چینسلر نے فرمایا کہ اس سے پیشتر کوئی ایسی نظیر موجود نہین ہے کہ کوئی لیڈی وکیل بنی ہو اور آئندہ ایسی نظیر قائم کرنے کی سر دست کوئی ضرورت نظر نہین آتی۔ جہاں عمل اور بشری کمزوری اسی کا نام ہے ۔

جہلم مین بھی طاعون شروع ہے ۔

مسٹر ڈوئی کا جو باپ معروف تھا اس کے حقیقی باپ ہونے سے ڈوئی نے انکار کر دیا ہے دیکھئے اب حضرۃ الیاس اپنا باپ کسے قرار دیتے ہیں امریکہ کے اخباروں کی رائے ہے کہ دال میں کچھ کالا کالا ضرور ہے وہی اخبار یہ بھی لکھتے ہیں کہ مسٹر ڈوئی کی بیوی اور لڑکا اس سے ناراض ہو کر انگلینڈ چلے گئے ہیں لیکن ڈوئی کا بیان ہے کہ مین نے ان کو اشاعت مشن کے واسطے انگلینڈ روانہ کیا ہے۔

۲۹ دسمبر کا سول ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ مسٹر ڈوئی کا آباد کردہ شہر زون قرق ہو گیا ہے۔

امریکہ کے اخبارات راوی ہیں کہ ڈوئی پر نیو یارک مین نالشین دائر ہین اور وہ عنقریب دوالہ دینے والا ہے۔ اگر اس کی یہ حالت ہے تو یہ بھی موت سے کم نہیں۔ جب ایک کا بنا بنایا کارخانہ برباد ہو جاوے اور لوگ اُسے نالشین کر کے عدالتوں مین گھسیٹے پھرین تو اس سے بڑھکر اس کی موت کیا ہو سکتی ہے۔

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مفصلہ ذیل چند سطور کو اپنے اخبار گوہر بار مین جگہ دیکر ممنون فرماوین۔

جماعت احمدیہ مالیر کوٹلہ ایک ایسی مسجد مین جماعت نماز جمعہ وغیرہ ادا کرتی ہے جو امامیہ لوگون کی مشترکہ مسجد ہے اس لئے کسی دل جلے نے محراب کی پیشانی پر یہ شعر لکھا اور چلدیئے۔ خاکسار نماز کے لئے جو بڑہا تو پڑہکر جواب کے لئے متفکر ہوا اللہ تعالے نے اس کا جواب بھی بہت خوب البدیہ سوجھا دیا اس لئے یہ سوال و جواب البدر مین شائع فرماوین

سوالیہ شعر جو کسی غائب مخالف نے لکھا

کون آیا جو پھرے بت سے زمانے والے ۔ آج اذان دیتے ہین ناقوس بجانیوالے

فی البدیہ یہ جواب جو حاضر جواب ثاقب نے لکھا

وہ امام آئے زمانہ کو تھی جن کی امید ۔ وہ مسیحا جو ہین مردون کو جلانیوالے

آنے والے تو نے آن کے مر دمیدان ۔ آج کس غار مین ہین منہ کو چھپانیوالے

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

ذیل کے لطیفے کو درج اخبار فرما کر مشکور فرماوین۔

لطیفہ

ہمارے مکرم دوست شیخ عبد الحکیم صاحب ہوشیارپوری سابق ایڈیٹر اخبار پوسٹل آرگن گورداسپور کو کسی تقریب پر ضلع ہوشیارپور مین جانا پڑا ان دلون وہان پر سناتن دھرم سبھا کا جلسہ تھا انہون نے مکان جلسہ مین ایک دیوار پر یہ شعر لکھا ہوا دیکھا۔

مسلمان گر بدانستے کہ بت چیست ۔ ہمین گفتے کہ دین در بت پرستیست

شیخ صاحب کو شوخئی طبع کب گوارا کر سکتی تھی کہ یہ تھین اور چپکے بیٹھے رہین آپ نے فوراً اس شعر کے نیچے پنسل سے یہ دو شعر لکھ دئے۔

اگر ہندو بدانستے کہ بت چیست ۔ ہمین گفتے جہالت بت پرستیست

مسلمان خوب فہمند کہ بت چیست ۔ ہمین باعث نفور از بت پرستیست

پیارے "افضل" سلام علیکم و قلبی لدیکم۔

لاریب مین ملزم ہون۔ کہ مین نے کبھی "البدر" کے لئے قلم نہین اٹھایا۔ "منچلا" اور "بیباک آدمی" ہر گم مانگی ہا۔ بے بضاعتی و ناتجربہ کاری بے علمی وغیرہ وغیرہ عذرات کو بالائے طاق رکھکر اظہار ما فی الضمیر کے لئے طبیعت تو چاہتی ہے مگر فرمائیے شوق بیخودی اور آرزوئے فنا کا کیا علاج۔ خوب ہے

ہم وہان ہین جہان سے ہم کو ہماری کچھ خبر نہین آتی

خیر یہ تو عرض حال تھا۔ مجنونانہ خیال ہے۔ اب مطلب کی سنئے۔

ناظرین البدر کو عید مبارک ہو اور ہماری سنئے تو

خوشیان مناتے پھرتے ہین لوگ عید کی ۔ اور مجھکو آرزو ہے فقط تیرے دید کی

یہ عید سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بیشمار خوشیون اور بیحد انعام و اکرام و افضال الٰہی کا موجب ہے ایک کشتۂ خنجر تسلیم کو مرتبہ شہادت دیا اور جام شہادت پلایا۔ عید نے محرم الحرام سے بھی فضیلت لے لی۔ ہان پیاری عید تیری آمد سے پہلے خدا کے فرستادہ کی دعاؤن نے تجھے ساری قوم کے لئے خوش آئند بنا دیا۔

ہمارے مکرم دوست اور قدیم مہربان چودھری غلام احمد خانصاحب احمدی رئیس کاٹھ گڑھ کو بھی جو ابھی آجکل شرف بیعت سے مشرف ہوئے ہین گویا مراد مل گیا یعنی اللہ تعالے نے اولاد نرینہ عطا فرمائی اور حضرۃ اقدس مسیح آخر الزمان مہدی دوران علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مولود مسعود کا نام عبد الرحیم رکھا۔

مین نے اس تقریب پر چند اشعار لکھے ہین جو البدر کے ذریعہ ہدیہ ناظرین کرتا ہون۔

نقش اول

میرے مکرم و محسن غلام احمد خان ۔ تلاش حق کے لئے تھے بہت ہی سرگردان

دکھا دیا ہے خدا نے رہ ہدیٰ ان کو ۔ ملا دیا ہے کرم سے انہین مسیح زمان

ابھی سے لطف خدا کا اثر ہوا ظاہر ۔ ہوا ہے حق کا بہت ان پہ فضل اور احسان

کہ بار لایا ہے اب نخل زندگی ان کا ۔ پڑا ہے شجر توقع پہ سایۂ یزدان

خدا نے بیٹا دیا ہے انہین بڑھاپے مین ۔ بروزی رنگ مین آیا ہے یوسف کنعان

پسر خدا نے دیا ان کو اور دیا پر ۔ ہوئی ہے آیت لاتقنطوا کی شرح عیان

خدا کرے کہ وہ پھولے پھلے بڑھے شب و روز ۔ زمین پہ مہر و قمر جب تلک رہین تابان

حکیم کی طرح صادق غلام احمد ہون ۔ یہی ہے خواہش بسمل یہی ہے ورد زبان

نقش ثانی (جسمین صدق و وفا کا رنگ ہے)

نیو فلیش کے سٹ

ناظرین ہمارے یہان میناکاری کو فن گری کا کام کوٹ قمیض کے سٹ بہت عمدہ تیار ہوتے ہین جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان مین لکھا سکتا ہے۔ فائدہ یہ ہے کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہین اور یہ عمر بھر مین ایکدفعہ کافی ہین۔ نمبر ۱۔ بٹن سٹ نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۳؍ نمبر ۲ بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ۹؍ نمبر ۳ بٹن سٹ نام [illegible] کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۶؍ خط آنے پر بذریعہ ویلیو [illegible] روانہ ہو سکتا ہے پتہ ایس جی کمپنی گجرات پنجاب

حکیم کی طرح صادق غلام احمد ہو۔ امام وقت پہ مال و جان سے قربان

الٰہی دونون سلامت رہین قیامت تک ۔ یہی ہے خواہش بسمل یہی ہے ورد زبان

(عبد الحکیم ہوشیارپوری)

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت مین داخل ہونے والون کی فہرست

نمبر	نام	مقام	ضلع وتحصیل
۲۰۷۹	شہاب الدین صاحب منیجر بجلی کارخانہ	لاہور	
۲۰۸۰	اہلیہ شہاب الدین ״	״	
۲۰۸۱	فرزند شہاب الدین ״	״	
۲۰۸۲	غلام رسول ولد عبدالخالق بر کین ہل نیوساؤتھ ویلز ملک آسٹریلیا		
۲۰۸۳	میان رمضان صاحب	شہر جہلم لوہاران محلہ	
۲۰۸۴	میان فضل دین	سیالکوٹ محلہ کشمیری	
۲۰۸۵	سید فضل شاہ صاحب	کٹالیان	سیالکوٹ
۲۰۸۶	عبدالکریم برادر منشی عبدالعزیز صاحب ٹھیکہ دار	چھاؤنی سیالکوٹ	
۲۰۸۷	عبدالرحیم ملازم سفری ڈاکخانہ	وزیرآباد	
۲۰۸۸	میان ولی میر	״	
۲۰۸۹	نظام الدین صاحب	پسرور	سیالکوٹ
۲۰۹۰	محمد شفیق صاحب	״	
۲۰۹۱	محمد ابراہیم صاحب	״	
۲۰۹۲	اسماعیل صاحب	״	
۲۰۹۳	روڑا	״	
۲۰۹۴	میان الطافعلی	״	
۲۰۹۵	محمد لیسین معرفت بابو عبدالرحمن صاحب ہیڈ کلارک میرآنکمین انجنیرس آفس یوگنڈہ ریلوے ملک افریقہ		
۲۰۹۶	شمس الحق صاحب سجادہ نشین پٹنہ	داناپور خانقاہ کلان	عظیم آباد
۲۰۹۷	شیخ عبداللہ نومسلم	سکندرپور	جالندھر
۲۰۹۸	محمد عبدالرحمن سارجنٹ اول	قلعہ پہلور	جالندہر
۲۰۹۹	اہلیہ عبدالرزاق وہسہ فروش	محلہ کشمیری	سیالکوٹ
۳۰۰۰	بیگم بی بی زوجہ حافظ عبدالکریم	پوڑانوالہ	
۳۰۰۱	خانم جی زوجہ میاں غلام حسین	لونگو	
۳۰۰۲	فاطمہ بی بی زوجہ اکبر علی	״	
۳۰۰۳	سردار شاہ کنسٹبل ۱۴ گارڈ بنگال	لاہور	
۳۰۰۴	عبدالمجید ایجنٹ چودہری سلطان محمد صاحب بیرسٹر	جہلم	
۳۰۰۵	طفیل محمد خان طالب علم نورتھ ہائی کلاس میونسپل ہائی سکول	جالندھر	
۳۰۰۶	فضل الہی کلارک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بلوچستان	بڑی شاہ رحمان	گوجرانوالہ
۳۰۰۷	محمد حسین	״	
۳۰۰۸	مسماۃ امینہ	״	

نمبر	نام	مقام	ضلع وتحصیل
۳۰۰۹	مسماۃ زینب	بڑی شاہ رحمان	گوجرانوالہ
۳۰۱۰	مہیرا خان	سڑوعہ	ہوشیارپور گڑہشنکر
۳۰۱۱	مسماۃ بناز زوجہ چھجو خان	״	
۳۰۱۲	فضلداد	ہیٹرو	ظفروال سیالکوٹ
۳۰۱۳	نتھو صاحب	فقیروالہ	
۳۰۱۴	الہ دین		
۳۰۱۵	صوبا		
۳۰۱۶	عبدالحق طالب علم تھرڈ مڈل کلاس بورڈ سکول	ملتان	
۳۰۱۷	نواب خان	بن باجوہ	سیالکوٹ پسرور
۳۰۱۸	حکم دین سپاہی ملٹری پولیس چھاؤنی منگوئی ملک	برہما	
۳۰۱۹	نواب بی بی اہلیہ حکم دین سپاہی	״	
۳۰۲۰	غلام فرید	״	
۳۰۲۱	محمد دین	״	
۳۰۲۲	راج بی بی	انبالہ شہر	
۳۰۲۳	عطا محمد حکیم صاحب	ہرسیان	جالندہر نواں شہر
۳۰۲۴	ابراہیم صاحب	״	״
۳۰۲۵	چودھری فضل دین نمبردار منڈالوالہ	سیالکوٹ	ڈسکہ
۳۰۲۶	شیخ دین حسن۔ محلہ شاہ گراعلی	اٹاوہ	
۳۰۲۷	محمد دین چنیوٹ حال ساکن	لائل پور	
۳۰۲۸	محمد سلطان	سیالکوٹ	ظفروال
۳۰۲۹	نور دین پٹواری	شادیوال	گوجرات
۳۰۳۰	شاہ محمد نمبردار۔ مگول چھاؤنی	سیالکوٹ	

رسید زر

بابت سنہ ۱۹۰۴ء

اس رسید زر مین صرف اصل قیمت اخبار شامل ہے خرچہ وی پی وڈاک وغیرہ شامل نہین ہے اور جن اصحاب کی قیمت ۲؎ زائد لکھی ہے اس مین سنہ ۱۹۰۳ء کا بقیہ حساب بھی شامل ہے اور ان کی میعاد چندہ آخیر دسمبر سنہ ۱۹۰۴ء تک ہے۔

محمد حسین صاحب مدرس — عہ ۲؎
حاجی امیرالدین صاحب ٹھیکہ دار — عہ ۲؎
بابو عطا الہی صاحب — عہ ۲؎
محمد علی صاحب مردان — ۶؎ — بابت پرچہ ہای سال سنہ ۱۹۰۳ء
نور احمد صاحب اکوڑہ — عہ ۲؎
مستری شہاب الدین صاحب جموں — عہ ۲؎
ڈاکٹر بشارت احمد صاحب انبالہ — عہ ۲؎ — لغایت ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء
میاں غلام محمد صاحب لاہور — عہ ۲؎
بابو غلام محی الدین صاحب لاہور — عہ ۲؎
سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور — عہ ۲؎
عطا محمد صاحب اورسیر ایبٹ آباد — عہ ۲؎
حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور — عہ ۲؎
منشی عبداللہ صاحب سیالکوٹ — عہ ۲؎
خواجہ علی صاحب لودیانہ — عہ ۲؎
شیخ نور احمد صاحب وکیل ایبٹ آباد — عہ ۲؎
مولوی خدابخش صاحب شاہ پور — چہ ۔۔۔ ایک ور صاحب اور نیز گذشتہ سال کے چند پرچوں کی قیمت — عہ ۲؎
غلام حیدر خان صاحب سارجنٹ کرنال — بقیہ گذشتہ سال — ۱؎
فضل الہی صاحب کھاریاں — عہ ۲؎
عزیز بخش صاحب ڈیرہ غازیخان — عہ ۲؎
محمد اکرم بیگ صاحب جلال پور جٹاں — عہ ۲؎
بابو امر الہی صاحب — عہ ۲؎

نمبر بیعت جب سے بیعت کنندگان کے نام البدر مین درج ہونے شروع ہوئے ہین نمبرون کی ترتیب مین اکثر غلطی واقع ہوتی رہی ہے اول چند نمبرون مین شروع سے نمبر دیا جاتا رہا پھر ۱۵ مئی سے نمبر مسلسل شروع ہوا تو بعض بعض نمبرون مین ہندسون کی غلطی ہو گئی۔ اس لئے گذشتہ کل کمی زیادتی کا فرق نکالکر اس نمبر ۲ جلد ۳ سے صحیح نمبر بیعت والون کا درج ہوا ہے۔ اور یہ سلسلہ صرف اندراج البدر سے ہے ورنہ اس سے پیشتر قریب دولاکھ کے م آدمی شامل بیعت ہو چکے ہین ✤